Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 3, Issue 1, Spring 2024, PP. 79-98
HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/168
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2474
DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2474
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

Title The Reasons behind polygamy in Punjab

Author (s):
Aqsa Azam
PhD Scholar, Lahore College for Women University, Lahore

Dr. Asia Shabbir
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Lahore College for Women University Lahore

Received on: 19 October, 2023
Accepted on: 15 December, 2023
Published on: 03 March, 2024

Citation: Aqsa Azam, and Dr. Asia Shabbir. 2023. "The Reasons Behind Polyagmy in Punjab". *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 2 (2):79-98. https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2474.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

پنجاب میں کثیر الازواج افراد کے نکاح ثانی کے اسباب

The Reasons behind polygamy in Punjab

Aqsa Azam
PhD Scholar, Lahore College for Women University, Lahore
irfanaseem@gmail.com

Dr. Asia Shabbir
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Lahore College for Women University Lahore

Abstract

Polygamy creates multiple social and behavioral problems in a family which is the basic unit of a society. In a Muslim society, four simultaneous marriages are allowed for a man at the most. It was revealed after the survey that in Punjab there are multiple reasons why a man may opt or be compelled for a second marriage. A man may be dissatisfied with the affairs of his present marriage, he could fall in love with another girl, he may want to protect a widow's life by bringing her in a marital bondage or it could be merely due to his family traditions. However, polygamy has challenges of its own that must be identified and adjusted accordingly for a happier and contented life for all stake holders. To the best of our knowledge this issue is not addressed in research with a national context. In the underlying research we investigate various dimensions of this problem by surveying and interviews systematically selected samples of the society of Punjab.

Keywords: Second Marriage, Welfare, Wedding, Reasons of second marriage, Nikah.

تعارف

اگرچہ اسلام میں نکاح ثانی کی اجازت موجود ہے لیکن پنجاب کے معاشرے میں بوجوہ نکاح ثانی کرنا ایک مشکل امر ہے۔ بیشتر افراد سے انٹرویو کرنے کے بعد یہ بات مجھ پر عیاں ہوئی کہ بعض معاملات میں دوسرا نکاح کرنے کی ضرورت شدید ہے۔ مثلاً کہیں اولاد کا حصول درکار ہے، کہیں پہلی بیوی اپاہج ہے اور مرد کی جنسی خواہش کو پورا نہیں کر پا رہی، کہیں میاں بیوی میں شدید ناپسندیدگی کے باعث آپس کی ناچاقی کی وجہ سے زندگی اجیرن ہے۔ کہیں محبت کے حصول کی تگ و دو میں مرد و عورت سرگرداں ہیں۔ کہیں کم عمری کی شادی نے مسائل کو دوچند کیا ہوا ہے۔ اور کہیں مال و دولت کی فراوانی ہے جس کے باعث بیوی بدکاری کی اجازت تو دے رہی ہے لیکن نکاح ثانی کو کسی صورت قبول کرنے کو تیار نہیں۔ کہیں عورتیں بغیر نکاح کے شادی کی عمر سے گزر چکی ہیں جبکہ نکاح ثانی کرنے کے خواہش مند افراد ان سے نکاح کرنے کو تیار بھی ہیں لیکن پنجاب کا معاشرہ اس کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

ایسا بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ نیکوکار اشخاص اپنی عصمت اور دینداری کی حفاظت کے لئے نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں جبکہ وہ عمر اور مال و دولت کے لحاظ سے اس کے اہل بھی ہیں لیکن خاندان کے رسوم و رواج، پنجاب کے معاشرے کی غلط روش اور پہلی بیوی اور خاندان کے عدم تعاون کی وجہ سے وہ نکاح ثانی کرنے میں ناکام ہیں۔

بہر حال ایسی مایوس کن صورتحال کے باوجود میری ملاقات ایسی دانش مند باوقار خواتین سے بھی ہوئی جن کا کہنا تھا کہ اگرچہ یہ مشکل کام ہے لیکن کل خدا کے حضور کھڑا ہو کر اگر مجھے یہ پوچھ لیا گیا کہ تمہارا شوہر تمہاری ناراضی کے خوف کی وجہ سے دوسری شادی نہیں کر سکا اور وہ زناکاری جیسے کبیرہ گناہ میں ملوث ہو گیا تو میں اپنے بظاہر پردے، نماز اور دوسرے دینی امور کی بجا آوری کو اپنے دفاع کے طور پر پیش نہیں کر سکوں گی۔ اس لئے میں کشادہ دلی سے اپنے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دیتی ہوں۔

شریعت کے احکام اللہ رب العزت نے انسان کی ضرورت اور فطرت کے عین مطابق دیئے ہیں۔ یہ ایسے فطری و ضروری احکام ہیں جو معاشرتی و سماجی زندگی گزارنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں موجود احکام میں مرد کو ایک وقت میں ایک سے زائد نکاح یا شادیاں کرنے کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے۔ بلکہ اس کلام کے عموم میں اس عمل کی تحسین پائی جاتی ہے علاوہ ازیں اس اجازت کے ساتھ اس کی حدود کا تعین بھی کر دیا گیا ہے۔

جیسا کہ فرمانِ ربانی ہے:

﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْافواحدة﴾[1]

"جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو۔"

اگرچہ یہ آیت مبارکہ بنیادی طور پر ان یتیم لڑکیوں کے اولیاء کے لیے نازل ہوئی ہے جو کہ ان کے حسن و جمال کی وجہ سے اُن سے شادی تو کر لیتے مگر ان سے عدل نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ اس کی ایک صورت یہ تھی کہ وہ عورت کو اس کا پورا مہر ادا نہیں کرتے تھے تو انہیں یہ حکم دیا جارہا ہے کہ اگر تم ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ عدل نہیں کر سکتے تو آزاد عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہیں ان میں سے چار تک نکاح کر لو۔[2]

عام طور پر یہ آیت مبارکہ ایک سے زائد نکاح کرنے کے لیے دلیل کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ آیت کے اگلے حصّے میں چار شادیوں کے لیے عدل کی شرط لگا دی گئی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی مرد ایک سے زائد نکاح کرتا ہے تو اسے اپنی تمام بیویوں میں عدل کرنا لازم ہے۔ توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ انسانوں کے خالق سے بہتر کون انسان کی ضروریات، عادات اور فطرت کو جان سکتا ہے۔ لہٰذا اس نے وہی اجازت دی جو انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس میں افراط و تفریط کا پہلو نہیں ہے۔ ایک سے زائد نکاح معاشرے کی ضرورت ہے اگر اس ضرورت کی تکمیل نہ کی جائے تو یقیناً معاشرے کو بے شمار برائیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمارے معاشرے میں کثیر الازواجی کو ایک معاشرتی برائی کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات ایسی شادیاں چھپ کر کی جاتی ہیں جو یقیناً سماجی اور معاشرتی تناظر میں ایک اہم اور قابل تجزیہ تحقیقی کام ہے۔ سابقہ کام کا جائزہ لیتے ہوئے یک زوجی کے متعدد پہلوؤں پر تحقیق ملتی ہے مگر کثیر الازواجی کے اسباب، مسائل اور اس سے متعلقہ دیگر پہلوؤں پر تحقیق نہیں کی گئی ہے اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ کثیر الازواجی کو موضوع تحقیق بنایا جائے۔

[1] ۔النساء 3:4

[2] ۔الجصاص، ابو بکر احمد بن علی الرازی، **احکام القرآن** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1405ھ)، 2:341-342

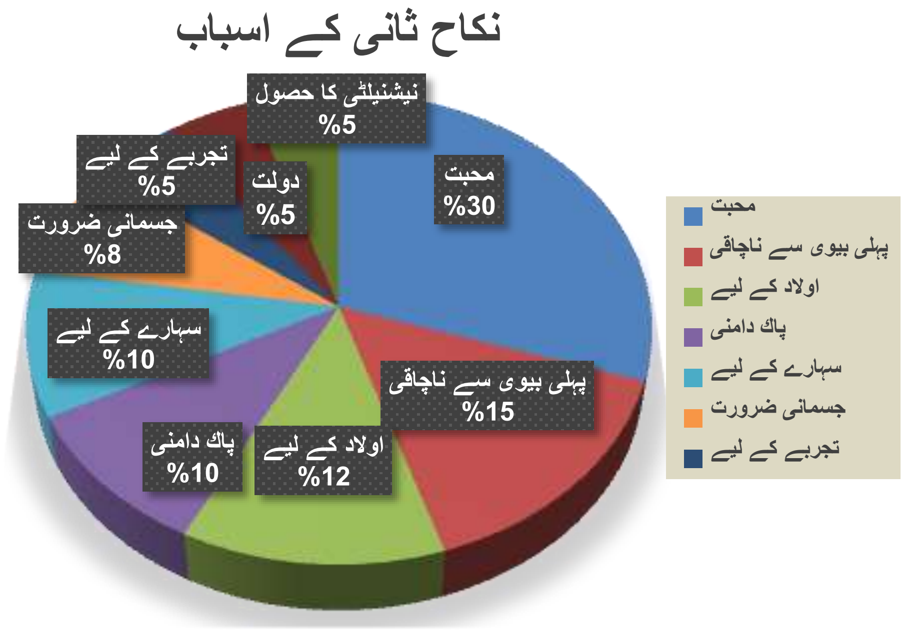

نکاح ثانی کے اسباب:

ذیل میں ایک سے زائد نکاح کرنے کے اسباب کو بیان کیا جائے گا۔

1۔ مردوں اور عورتوں کی تعداد میں فرق:

اعدادو شمار کے مطابق مردوں اور عورتوں کی تعداد پیدائش کے اعتبار سے برابر ہوتی ہے مگر اموات کی شرح کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کی اموات کی شرح عورتوں سے زیادہ ہے اور اس شرح میں فرق پیدائش سے لے کر آخری عمر تک ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں John Graunt نے اس شرح میں فرق کے حوالے سے لکھا ہے۔

In general, the risk of death at any given age is less for females than for males.[3]

معاشرے میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہونے کے مختلف اسباب ہیں۔ مثال کے طور پر:

[3] John Graunt, **Encyclopedia Britannica**, age-specific death rate, 11:37.

- جنگوں کے موقع پر زیادہ تر مردوں کی اموات ہوتی ہیں جیسا کہ پہلی عالمی جنگ (1914-18) میں اسّی لاکھ فوجیوں کی اموات ہوئیں۔ شہریوں کی تعداد ان کے علاوہ ہیں۔ اِسی طرح دوسری عالمی جنگ میں (1939-45) بے شمار عورتیں بیوہ ہوئیں۔
- عراق میں بھی ایک لاکھ وہ خواتین ہیں جن کے مرد جنگ میں مارے گئے۔
- ٹیکنالوجی کے دور میں جہاں بے شمار فوائد ہیں وہاں نقصانات میں یہ شامل ہے کہ حادثات کی وجہ سے بہت سے لوگ مارے جاتے ہیں۔
- سڑک کے حادثات معمولات کا حصّہ بن گئے ہیں۔ ان حادثاتی اموات میں متاثرین زیادہ تر مرد ہوتے ہیں۔[4]

دورِ حاضر کے مایہ ناز مفسر علامہ غلام رسول سعیدی اپنی تفسیر میں مردوں اور عورتوں کی تعداد میں فرق کی وجہ سے پیدا شدہ مسائل کا حل بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک سے زائد نکاح کچھ معاشرتی مسائل کے حل کے لیے ایک معقول رخصت ہے اور اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے۔ عورتوں کی تعداد کا مردوں کی نسبت زیادہ ہونا ایسی حقیقت ہے کہ جِس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر مرد ایک عورت سے شادی کرے تو جو باقی بچ جائیں گی ان کے لیے تین صورتیں ہیں۔

- باقی بچ جانے والی خواتین ساری عمر جنسی خواہش کو پورا کیے بغیر ہی رہ لیں گی۔
- ناجائز طریقے سے خواہش کو پورا کریں گی۔
- یا وہ ایسے مرد سے شادی کر لیں جو مالی اور جسمانی لحاظ سے اس کا اہل ہو۔ (وہ ایک سے زائد عورت کے حقوق ادا کرنے کے قابل مرد سے شادی کریں)۔

فطری لحاظ سے پہلی صورت اختیار سے باہر ہے جو درست نہیں۔ دوسری صورت ناجائز ہے۔ جبکہ صرف تیسری صورت ایسی ہے جس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔[5]

[4] ۔ قاسمی، نہال اختر، مفتی، **تعدد ازواج عقل و نقل کی روشنی میں** (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2011ء)، 85

[5] ۔ سعیدی، غلام رسول، **تبیان القرآن** (کراچی: دار العلوم، 2009ء)، 2:555

2۔پاک دامنی اختیار کرنے کے لیے نکاح ثانی کرنا:

پہلے نکاح کے بعد مردوں کو پاکدامنی اختیار کرنے کے لیے درج ذیل اسباب کے تحت نکاح ثانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔

- مردوں اور عورتوں کی جسمانی ساخت میں فرق کے سبب۔
- بعض مردوں میں شہوت کا زیادہ ہونا۔
- عورت کے شرعی اعذار کے سبب۔

ان صورتوں میں بعض اوقات مردوں کے لیے ایک زوجہ سے ضرورت کا پورا ہونا مشکل ہو جاتا ہے تو دین اسلام نے ان کے لیے ایک سے زائد نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام عارضی نکاحوں اور چھپی ہوئی تمام دوستیوں سے منع فرمادیا ہے۔ محصنین غیر مسافحین "بُرے کاموں سے بچنے کے لیے ان سے نکاح کرو شہوت رانی نہ کرو۔"[6] اسلام ہر طرح کے ناجائز تعلقات کو حرام ٹھہراتا ہے۔ جو شخص اپنی خواہش کو جائز طریقے سے پورا کرتا ہے اس کے لیے اجر کی خوش خبری احادیث مبارکہ میں موجود ہے، فرمانِ نبوی ہے:

”یا رسول اللہ أیاتی احدنا شہوتہٗ ویکون لہ فیھا اجر قال ارایتم و لو وضعھا فی حرام أکان علیہ فیھا وزرٌ فلذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہٗ اجر.“[7]

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کہ ہم میں سے اگر اپنی خواہش (کو جائز طریقے سے) پورا کرے تو کیا اس پر بھی اجر ہے۔ فرمایا کیوں نہیں اگر وہ اپنی خواہش کو حرام جگہ پورا کرے تو وہ اس کے لیے وبال ہو گا تو اسی طرح اگر کوئی حلال جگہ پورا کرے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

فطرتاً مردوں اور عورتوں کی جسمانی ساخت میں فرق ہوتا ہے۔ اس حوالے سے غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں: عام طور پر مرد زیادہ عمر تک جنسی عمل کرنے کے قابل رہتا ہے جبکہ عورت مختلف مراحل مثلاً حیض و نفاس، ولادت اولاد، پرورش اولاد، رضاعت وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن کی بدولت عورت میں جنسی عمل کرنے کی اہلیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اب مرد کے پاس تین راستے ہیں۔

---

[6]۔ النساء 24:4

[7]۔ المسلم ، مسلم بن حجاج، **الجامع الصحیح**، کتاب الزکوۃ، باب بیان اَن اسم الصدقۃ، یقع وعلی کل نوع من المعروف (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1412ھ)، حدیث:1006

- کہ اپنی خواہش کی تکمیل نہ کرے۔
- ناجائز طریقوں سے خواہش نفس کو پورا کرے۔
- ایک اور نکاح کرے۔

پہلا راستہ فطرت کے خلاف ہے۔ دوسرا شریعت اور قانون کے خلاف ہے جبکہ تیسرا راستہ قابل عمل اور شریعت کے مطابق ہے۔[8]

محمد حنیف ندوی لکھتے ہیں کہ "عورت کے شرعی اعذار اور بیماریاں کثیر الازواجی کی دعوت دیتی ہیں۔"[9]

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں:

"ثم من النّاس من يغلب عليه سلطان هذهِ الشهوه فلاتند فع حاجته بواحدة فانطلق له ثانية وثالثة ورابعة."[10]

"پھر لوگوں میں سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن پر جنسی خواہش چھا جاتی ہے تو ان کی حاجت اگر ایک زوجہ سے پوری نہیں ہوتی تو وہ دوسری، تیسری اور چوتھی زوجہ کے لیے آزاد ہیں۔"

تحقیق کے لیے چند انٹرویو بھی لیے گئے جن میں سے انٹرویو دیتے ہوئے زید (فرضی نام) نے نکاح ثانی کا سبب بتاتے ہوئے کہا وہ اپنے علاقے کی مسجد کے امام ہیں کہ "مجھے ایک عورت نے گھر بُلا کر گناہ کی دعوت دی اللہ رب العزت نے میری حفاظت فرمائی اور تب میں نے نکاح ثانی کا ارادہ کیا۔ مزید ان کا کہنا ہے کہ نکاح ثانی کرنے سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے اور خیالات منتشر نہیں ہوتے۔"[11]

شادی کی ذمہ داریاں انسان کو سنجیدہ بنا دیتی ہے اور بے راہ روی سے روکتی ہیں۔ انسان خود بخود راہِ اعتدال پر آجاتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر دیکھا جائے کہ یورپ نے ایک نکاح کی پابندی تو لگا دی مگر وہ عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات اور ان سے پیدا ہونے والے ناجائز بچوں اور دیگر خاندانی معاملات کے تباہ کن نقصانات کو روکنے میں ناکام دکھائی دیتا ہے۔

8۔ سعیدی، غلام رسول، **تبیان القرآن**، 2: 556-555

9۔ ندوی، محمد حنیف، **سراج البیان فی التفسیر القرآن** (لاہور: ملک سراج الدین پبلیشرز، 1983ء)، 1:182

10۔ الجوزیہ، ابن قیم، **اعلام الموقعین** (مصر: مکتبہ الکلیات الازہریۃ، 1998ء)، 2:103

11۔ انٹرویو: زید 16-6-2023

3۔ مرد کا بطور قوام ایک سے زائد نکاح کرنے کا فطری تقاضا:

اللہ رب العزت نے مرد کو عورت پر بہت سے معاملات میں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ الرِّجَالُ قَوّٰامُونَ عَلَى النِّسَاءِ۔ جن میں حق وراثت کا عورت سے دو گنا ہونا، حکومت و امامت میں مرد کی برتری، مرد گواہی میں عورت سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ عقیقہ میں لڑکے کا لڑکی سے دو گنا حصّہ وغیرہ۔ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے مردوں کو رسالت و نبوت، امارت و خلافت، جہاد اور حکومت کرنے کے ساتھ ساتھ عورت پر بطورِ قوّام مقرر کرکے برتری عطا فرمائی ہے۔ مردان مشکل کاموں کی انجام دہی کے لیے بہت محنت و مشقت کرتا ہے۔ اس کے برعکس عورت سکون سے گھر پر رہتی ہے تو مردوں کی اتنی محنت و مشقت کے عوض ان کی دل لگی اور دلجوئی کے لیے اگر مرد ایک عورت سے زیادہ کی ضرورت محسوس کرے تو وہ اس کا حق رکھتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں:

"فكان من تفضيله الذكر على الانثى أن خص بجواز نكاح اكثر من واحدة."[12]

مرد کی عورت پر برتری کا ایک سبب ایک سے زائد نکاح کرنا بھی ہے۔ امام قیمؒ کے مطابق مرد بطورِ قوام جو اضافی محنت اور ذمہ داری کا بوجھ اُٹھاتا ہے تو اس کے لیے ایک سے زائد نکاح کی اجازت ہے۔ اگرچہ زوجین جنسی خواہش کو پورا کرنے کے عمل میں لذت کے حصول میں برابر کے شامل ہیں۔ مگر مرد نان ونفقہ، رہائش وغیرہ کا بوجھ اُٹھاتا ہے تو اس اضافی اٹھائے جانے والے بوجھ کے بدلے میں اسے ایک سے زائد نکاح کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

4۔ اولاد کے لیے نکاح ثانی کرنا:

انٹرویو کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ عام طور پر نکاح ثانی بے اولادی کے سبب، نرینہ اولاد کے حصول یا کثرت اولاد کی خواہش کے سبب کیا جاتا ہے۔ فطرتاً اولاد کی خواہش انسان کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے کلام مجید میں انسان کی فطری خواہش کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ﴾[13]

[12] ۔ الجوزیہ، ابن قیم، **اعلام الموقعین**، 105:2

[13] ۔ آل عمران 14:3

"لوگوں کے لیے مرغوبات نفس۔ عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنادی گئی ہیں۔"

انسان کی پسندیدہ چیزوں میں اولاد شامل ہے۔ اللہ رب العزت کے اختیار میں اولاد کا دینا ہے، فرمان ربّانی ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا﴾[14]

"اللہ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔"

انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ رب العزت سے اولاد کی دعا کی۔ ان کی دعاؤں کو قرآن مجید میں قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت سے جو زیادہ بچے جننے والی ہو اس سے نکاح کرنے کا حکم دیا ہے، فرمایا:

"تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم[15]"

"ایسی عورت سے نکاح کرو جو بہت زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو کیونکہ میں (قیامت کے دن) تمہاری کثرت پر باقی امتوں پر فخر کروں گا۔"

دوسری حدیث میں فرمایا:

"تناکحوا تناسلوا تکثروا فانی مباہ بکم الامم القیامة.[16]"

"باہم نکاح کرو۔ اپنی نسلوں کو بڑھاؤ اور اپنی تعداد میں اضافہ کرو میں قیامت کے دن دوسری امتوں کے مقابلے میں تم پر فخر کروں گا۔"

---

[14]۔ الشوریٰ 49:42

[15]۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد النساء (الریاض: دارالسلام، 1999)، حدیث:2050

[16]۔ ابن ماجہ، امام محمد بن یزید ابن ماجہ، **السنن**، کتاب النکاح (الریاض: دارالسلام، 1999)، حدیث: 1863

جتنے زیادہ نکاح ہوں گے اتنی اولاد بھی زیادہ ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن اپنی اُمت کی کثرت پر فخر کریں گے ایسی عورت سے نکاح کا حکم دیا جو زیادہ اولاد دینے والی ہو۔

شاہ ولی اللہؒ نسل کی بڑھوتری کے لیے ایک سے زائد نکاح کے بارے میں لکھتے ہیں:

"واعظم المقاصد التناسل والرجل يكفي لتلقيح عدد كثير من النساء[17]"

"نکاح کا سب سے بڑا مقصد نسل کی بڑھوتری کرنا ہے اور ایک مرد بہت سی عورتوں کی بار آوری کے لیے کافی ہوتا ہے۔"

بعض اوقات بیوی اگر ایسے امراض کا شکار ہے کہ اس سے اولاد کا ہونا مشکل ہے تو اس معاملے میں مرد کے پاس دو صورتیں ہیں۔

- ایک یہ کہ وہ اپنی بیمار (بانجھ یا کوئی اور مرض کے سبب) بیوی کو طلاق دے۔
- اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ ایک اور نکاح کرے۔ (پہلی بیوی کی موجودگی میں)

ظاہر ہے کہ دوسری صورت زیادہ بہتر ہے اور عقل مند خاتون بھی طلاق پر ایک اور نکاح کو ترجیح دے گی۔[18]

5۔ نکاح ثانی بسببِ محبت:

مردوں کے طبعی تقاضوں میں عورتوں کی طرف مائل ہونا شامل ہے۔ فطرتاً مرد عورت کی طرف راغب ہوتے ہیں اور قلبی میلان رکھتے ہیں۔ جنس مخالف کی کشش فطری عمل ہے۔ دین اسلام نے اپنی پسند اور محبت کے حصول کے لیے جائز طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں اس فطری رغبت کا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے۔

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ﴾[19]

"لوگوں کے لیے مرغوبات نفس میں عورتیں (شامل ہیں)"۔

عورت سے محبت کے سبب جہاں اس سے فطری خواہش پوری ہوتی ہے، وہاں گھریلو ضروریات اور سہولیات بھی میسر آتی ہیں۔ انہی سے گھر کا پورا نظام چلتا ہے۔ خوشی اور غمی میں برابر کی شریک ہی نہیں بلکہ زندگی کی تمام مشکلات اور پریشانیاں دور کرنے

[17]۔ ولی اللہ، شاہ، **حجۃ اللہ البالغۃ** (لاہور: مکتبہ سلفیہ، 2012ء)، 133:2

[18]۔ علوان، عبد اللہ ناصح، **تعدد زوجات فی الاسلام** (الریاض: دار السلام، 1980ء)، 15

[19]۔ آل عمران 14:3

میں ان کی مدد اور تعاون شامل ہوتا ہے۔ غرض دنیا میں نیک عورتیں جنت کی طرح سکون و راحت کا سبب بنتی ہیں۔ اسی لیے اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نیک بیوی کو دنیا کی بہترین متاع قرار دیا ہے۔

"الدنیا متاع و خیرمتاع الدنیا المراۃ الصالحہ.[20]"

اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عورتوں کو اپنی محبوب ترین چیزوں میں شامل کر کے اِنھیں عزت عطا فرمائی۔

"حبب الی من الدنیا النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ.[21]"

اسلام نے مردوں اور عورتوں کو اپنی پسند اور ناپسند کے مطابق شریک حیات کو منتخب کرنے کا حکم دیا ہے۔ شادی سے قبل دیکھنے کی اجازت جو ہمارے دین نے دی ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے آپس میں محبت و الفت پیدا ہو جاتی ہے اور اس لیے کہ پسند کر کے اپنایا جائے تاکہ بعد میں ناپسندیدہ ہونے کے سبب سے شرمندگی اور ندامت کا بوجھ نہ اُٹھانا پڑے۔

علامہ ابن نجیمؒ (م۔970ھ) رقمطراز ہیں۔

"ونظرہ الی مخطوبتہ قبل النکاح سنۃ فانہ داعیۃ للالفۃ[22]"

جس عورت کے ساتھ نکاح کرنا ہے اسے نکاح سے پہلے دیکھنا سنت ہے۔ تو کوئی شک نہیں ہے کہ اس کو دیکھنا محبت کی طرف دعوت دینا ہے۔

اس بارے میں حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اذھب فانظر الیھا فانہ احری ان یؤدم بینکما ففعل فتزوجھا فذکرمن موافقتھا.[23]"

"جاؤ اسے دیکھ لو شاید اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دے، انہوں نے ایسا ہی کیا بعد میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے انہوں نے اپنی بیوی کی موافقت اور عمدہ تعلق کا ذکر کیا۔"

---

20 ۔ **مسلم**، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحہ، حدیث:1469

21 ۔ النسائی، امام احمد النسائی، **سنن**، کتاب عشرہ النساء، باب حب النساء (الریاض: دار السلام، 1998)، حدیث:3391

22 ۔ ابن نجیم، زین الدین، **البحر الرائق شرح کنز الدقائق** (بیروت: دار المعرفت، 1980ء)، 87:3

23 ۔ ابن ماجہ، باب النظر الی المراۃ اذا اراد ان یتزوجھا، حدیث:1865

ہمارے ہاں بعض اوقات پہلی شادی معاشرتی دباؤ کے سبب کی جاتی ہے اس میں رضامندی شامل نہیں ہوتی۔ اس لیے زوجین کے درمیان تعلقات خوشگوار نہ ہونے کے سبب مرد نکاح ثانی کر لیتے ہیں۔ انٹرویو کے دوران عابدہ (فرضی نام) نے بتایا کہ ان کے ہاں دونوں طرح کی اولاد (بیٹی، بیٹا) موجود تھی اور کوئی خاص ایسی وجہ نہ تھی کہ ان کے خاوند نکاح ثانی کرتے مگر انہیں اس خاتون سے محبت ہو گئی تھی۔[24]

6۔ معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے نکاح ثانی کرنا:

معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے تعداد کی کثرت کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ عام حالات میں بھی تعداد کی زیادتی عزت و وقار میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس بات کا اعتراف نہ صرف اِسلامی ممالک نے بلکہ ساری دنیا نے کیا ہے۔ السید سابق مصری لکھتے ہیں کہ: کئی ممالک نے تعداد کی کثرت کی پیداوار اور قیمت میں اس کے نتائج کو بھانپ لیا ہے۔ نیز جنگوں میں اور جلدی بات منوانے کے لیے بھی۔ انہوں نے اپنے شہریوں کی تعداد میں اضافے کے لیے انہیں شادی پر ابھارا۔ مزید یہ کہ جس کی نسل زیادہ ہو گی ان کے لیے انعام بھی رکھا۔[25]

انفرادی معاملہ ہو یا اجتماعی، افراد کی کثرت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کسی بھی ملک کی سرحد کی حفاظت کے لیے یا اسلام کے نظریاتی تحفظ کے لیے افراد کی کثرت بہت معنی رکھتی ہے۔

7۔ مال کے سبب نکاح ثانی کرنا:

مال و دولت میں اضافہ نکاح ثانی کے اسباب میں شامل ہے۔ مال کی بدولت مرد ضروریات زندگی کو پورا کر سکے گا۔ علیحدہ رہائش، لباس، خوراک کی فراہمی کے لیے مال بنیادی عنصر ہے۔ حدیث مبارکہ میں نکاح کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر وہ مالی لحاظ سے مضبوط ہے تو نکاح کرے تاکہ وہ گناہوں سے بچ جائے اور جائز طریقے سے اپنی خواہش کو پورا کر سکے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ مال و دولت میں اضافہ انسان کے اندر غرور و تکبر پیدا کرتا ہے۔ جب غرور و تکبر پیدا ہوتا ہے تو گناہوں میں ملوث ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ مال کو جائز طریقوں پر ہی خرچ کیا جائے تاکہ انسان گناہوں سے بچ جائے۔

---

[24] ۔ انٹرویو: عابدہ 20-6-2023

[25] ۔ السید، سابق مصری، **فقہ السنہ، کتاب الزواج**، باب حکمۃ العدد (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2019ء)، 2:115

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جوانوں کی جماعت: اگر تم میں نکاح کرنے کے لیے مالی طاقت ہو تو تمہیں چاہیے کہ نکاح کرو کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی نکاح کی طاقت غربت کے سبب نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ نفسانی خواہشات کو توڑ دیتا ہے۔[26]

8۔ گھریلو تنازعات ... نکاح ثانی کا سبب:

سروے کے دوران نکاح ثانی کے اسباب میں گھریلو تنازعات شامل ہیں۔ گھریلو تنازعات میں زوجین کے کفو کا نہ ہونا، زوجین کی عمر، تعلیم اور حسن میں فرق، ذہنی ہم آہنگی کا نہ ہونا، نفسانی خواہشات کا پورا نہ ہونا، بیوی کا شوہر کی اطاعت نہ کرنا، مطالبات میں زیادتی اور بے جوڑ شادیاں شامل ہیں۔ ان اسباب کے باعث زوجین میں شدید اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب زوجین کی ذہنی ہم آہنگی کا فقدان ہو گا تو دونوں کی سوچوں میں تفاوت آئے گا۔ اسی طرح عمر میں فرق کے سبب پسند اور ناپسند کا معیار مختلف ہو جاتا ہے اور دونوں کے جذبات واحساسات میں فرق کے سبب جھگڑے ہوتے ہیں۔

روزنامہ انصاف کے آرٹیکل میں ایک عورت نے اپنی بے جوڑ شادی کے متعلق یوں بتایا ہے کہ میں نوجوان ہوں جبکہ میرا خاوند 52 سال کا ہے۔ میں اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی کیونکہ دس سال شادی کے گزر جانے کے بعد بھی ہمارے درمیان ذہنی ہم آہنگی نہیں پیدا ہو سکی۔ وہ مجھ سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کرتا ہے اور تشدد کرتا ہے، مجھے خرچہ نہیں دیتا۔ مجھے اس جنونی قسم کے آدمی سے شدید نفرت ہے۔[27]

انٹرویو کے دوران سعد (فرضی نام) نے بتایا کہ میرا دوسرا نکاح کرنے کا سبب یہ تھا کہ میری پہلی زوجہ کا مزاج میرے مزاج کے خلاف تھا۔ وہ نہ گھر اور نہ ہی بال بچوں کا خیال رکھتی۔ اس لیے میں نے گھر کے سکون کے لیے دوسرا نکاح کیا۔[28]

اللہ رب العزت زوجین کو تسکین کا سبب بنایا ان کے درمیان محبت ورحمت ڈال دی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴾[29]

---

[26] ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب النکاح، باب من یستطیع الباءۃ، (دار الطوق النجاۃ، الطبعۃ الاولی، 1442ھ) حدیث:5066

[27] ۔**روزنامہ انصاف**، سنڈے سپیشل، "میں نے علیحدگی اختیار کیوں کی؟"، 22-12-2004

[28] ۔انٹرویو: سعد 20-4-2023

[29] ۔الروم 21:30

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

زوجین شادی کے فوائد سے اسی وقت ہی مستفید ہوں گے جب ان میں محبت، سکون، چاہت، اطمینان اور اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر زندگی گزارنے کا وعدہ اور ذمہ داری کا احساس ہو گا۔ اگر ایسا ممکن نہیں تو بہتر ہے کہ زوجین علیحدہ ہو جائیں یا اپنی اصلاح کر لیں یا پھر نکاح ثانی کرلیں تاکہ بہتر زندگی گزاریں۔

9۔ بے سہارا خواتین کی مدد و تعاون کے لیے نکاح ثانی کرنا:

بیوہ اصطلاحی مفہوم میں اس عورت کو کہا جاتا ہے جس کا شوہر وفات پا جائے۔ عرب جب کسی کا نان ونفقہ ختم ہو جاتا تو کہتے۔ ارمل فلان۔ کہ اس کا نان ونفقہ ختم ہو گیا اور وہ فقیر ہو گیا۔ جب شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی انتہائی نازک اور کمزور حالت میں ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کی مدد و تعاون اور سکون وچین کا ذریعہ ختم ہو جاتا ہے اور اس کی اولاد سہولتوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ اس کا معاشی ذریعہ نہیں رہتا اس طرح وہ عورت بڑے درد اور تلخی سے گزرتی ہے ایسی عورت کو ارملہ (بیوہ) کہتے ہیں۔[30]

ہمارے معاشرے میں مطلقہ اور بیوہ سے شادی کرنا اور ان کا شادی کرنا بہت بُرا سمجھا جاتا ہے۔ مطلقہ کو بے شمار مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن میں انہیں قصوروار ٹھہرانا، حقارت سے دیکھنا، عدت کے مسائل، رہائش کے مسائل اور خاص طور پر نکاح ثانی کا مسئلہ۔ اللہ رب العزت نے انہیں اجازت دی ہے کہ اگر وہ نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾[31]

"جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدّت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کرلیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔"

بے سہارا بیوہ عورتوں کے نکاح کرانے کی ترغیب قرآن مجید میں دی گئی ہے۔

---

30 ۔الزبیدی، علامہ مرتضیٰ، **تاج العروس** (مکتبہ دار الھدایہ، 2010ء)29:101

31 ۔البقرہ 2:232

﴿ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾[32]

"تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں، اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا، اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے۔"

ابو بکر جصاص اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ایامی عورت کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ایسے مرد بھی ہیں جن کی شادی نہ ہوئی ہو اور اس عورت کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے جس کا شوہر نہ ہو۔ یہ لفظ دونوں (مرد اور عورت) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔[33]

حدیث مبارکہ میں ان کے نکاح کے معاملے میں ان کی مرضی اور رضا کی قدر کی گئی ہے۔

حدیث ابوہریرہ ان رسول اللهﷺ قال لا تنکح الایمّ حتی تستأمرو لاتنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللهﷺ وکیف اذنها ان تسکتْ ۔[34]

ثیبّہ کی زبانی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جا سکتا اور باکرہ کی مرضی کے بغیر ان کا نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کنواری کی اجازت کیسے لی جائے فرمایا اس کی خاموشی اجازت ہے۔ بے سہارا اور بیوہ عورتوں سے نکاح کے حوالے سے ہمارے لیے اللہ کے نبی ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ جنہوں نے بیوہ کی مدد و تعاون کی ابتداء اپنی ذات سے کی۔ سیدہ خدیجہؓ کے بعد سیدہ سودہؓ جو کہ بیوہ تھیں ان سے نکاح کیا۔ سیدہ عائشہؓ کے علاوہ باقی سب بیوہ، طلاق یافتہ اور بے سہارا خواتین تھیں جن سے نکاح کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو بھی بیوہ بے سہارا خواتین کی مدد و تعاون کرنے کا درس دیا اور ان کو خوشخبریاں سنائیں فرمانِ نبوی ہے:

الساعی علی الارمله والمسکین کا لمجاهد فی سبیل الله واحسبهٗ قال کا لقائم، لایفتتر وکالصائم لایفطر.[35]

---

[32] ۔ النور 32:24

[33] ۔ **احکام القرآن**، باب ترغیب فی النکاح، 230:3

[34] ۔ البخاری، باب النکاح، حدیث: 6968

[35] ۔ **مسلم**، کتاب الزہد والرقائق، باب الاحسان المرأة والمسکین والیتیم، حدیث: 2982

"بیواؤں اور مسکین کے لیے تگ و دو کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اور راوی کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جیسا کہ وہ نماز پڑھنے والا جو نماز سے تھکتا نہیں اور وہ صائم (روزے دار جو اپنا) روزہ نہیں کھولتا۔"

یہ تینوں کام (جہاد، قیام اللیل اور روزے رکھنا) بڑی فضیلت والے اعمال ہیں اگر کوئی شخص یہ کام نہیں کر سکتا تو وہ بیواؤں مسکینوں اور یتیموں کو سہارا دے کر اجر و ثواب میں ان کے برابر ہو سکتا ہے۔

تاخیر سے نکاح کرنے کے اسباب میں کیریئر کا بنانا، معیاری رشتہ کی تلاش کا بہانہ، تعلیم مکمل کرنا، جاب کرنا، جہیز نہ ہونا، غربت، والدین کی بے پرواہی، خاندانی رسم و رواج اور کم صورت لڑکیوں کو نظر انداز کرنا شامل ہیں۔ مطلقہ، بیوہ، بے سہارا اور تاخیر سے شادی کرنے والی خواتین اگر کسی ایسے مرد سے شادی کر لیں جس کی دوسری، تیسری یا چوتھی شادی ہو تو اکیلے زندگی گزارنے سے کہیں بہتر ہے تاکہ ان خواتین کو تحفظ مل سکے۔ اس طرح معاشرے میں پیار محبت کے جذبے کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔

الحاج احمد شریف لکھتے ہیں: کثیر الازواجی محض جنسی خواہش کو پورا کرنے کا لازمی ذریعہ نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد معاشرے کی پستی اور خرابی میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ یہ دونوں مردوں اور عورتوں کے مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں محبت اور سکون کا ذریعہ ہے۔ جب کثیر الازواجی کی اجازت ہو گی تو معاشرے کی تعمیر آسانی سے ہو سکتی ہے۔[36]

10۔ دین داری کے سبب............ نکاح ثانی کرنا:

امجد (فرضی نام) نے انٹرویو میں بتایا کہ اس کی پہلی بیوی دین دار نہیں تھی جس کے سبب گھر میں مسائل بہت زیادہ تھے تو میں نے گھر کے سکون کے لیے دین دار عورت سے شادی کی۔[37] معاشرے کی پائیداری کے لیے زوجین کے تعلق کی بنیاد کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ اللہ رب العزت نے ساتھی کے منتخب کرنے میں دین کو بنیاد بنایا ہے۔ یہ اس لیے کہ دوسرے بنیادی اصولوں کے ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا کہ زوجین مسلمان ہوں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا﴾[38]

---

[36] Al-Haaj Ahmad H. Shareef, **Polygamy is Allowed in Islam**, Iran World Organization for Islam Services, (1977), 4.

[37] ۔انٹرویو: امجد 2023-7-21

[38] ۔البقرہ 221:2

"تم مشرک عورتوں سے ہر گز نکاح نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے، اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔"

صحیحین میں نکاح کے لیے یہی اصول بیان کیا گیا ہے اور نیک بیوی کی تلاش کا حکم دیا گیا۔

عن ابی هريرة عن النبیﷺ قال: تنكح المراة لاربع لما لها. ولحسبها، وجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداک[39].

"سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کے سبب سے، اس کے خاندانی عزّت و شرف کے سبب، اس کے حسن کے سبب یا اس کے دین کے سبب سے اور تو دین داری کے سبب نکاح کر کے کامیابی کو حاصل کرو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری ہاتھوں کو خاک لگے گی (مراد آخر کار تمہیں شرمندگی یا ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا)۔"

دین اسلام نے زوجین کے انتخاب کرنے میں دین کو معیار بنایا ہے کیونکہ اس میں بے شمار حکمتیں اور اسباب موجود ہیں۔ جن میں یہ حکمت بھی شامل ہے کہ جب زوجین اپنے حقوق و فرائض کا خیال رکھیں گے۔ جیسے زوجہ اپنے خاوند کے حکم کی اطاعت کرے گی، اس کی عزّت اور مال کی محافظ ہو گی جس طرح سے دین اسلام نے اسے حکم دیا ہے اور اسی طرح سے جب خاوند ان تمام امور کو سر انجام دے گا جن کا اسلام نے حکم دیا ہے تو زوجین آپس میں بہترین زندگی گزاریں گے اور خوشحال معاشرہ تشکیل دیں گے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب "وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ" [40] والی آیت مبارکہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم السلام نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سامال اکٹھا کیا جائے فرمایا:

ليتخذاحدكم قلب شاكرا، ولسانا ذاكرا، وزوجة مؤمنة تعين احدكم على امر الاخرة.[41]

---

[39] ۔ **البخاری**، کتاب النکاح، باب الکفایۃ فی الدین، حدیث:5090؛ **المسلم**، حدیث:3708

[40] ۔التوبۃ 9:34

[41] ۔ **ابن ماجہ**، کتاب النکاح، باب فضل النساء، حدیث:1856

"تم میں سے ہر ایک شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی دین دار (مومنہ) عورت جو اس کے آخرت کے کاموں میں معاون ومدد گار ہو۔"

اسی سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ یہ روایت بیان کی گئی ہے جس میں پوچھا گیا کہ کون سامال بہترین ہے فرمایا:

"افضلهٔ لسان ذاکر، وقلب شاکر و زوجة مؤمنة تعينه على ايمانه."[42]

"بہترین مال ذکر کرنے والی زبان، شاکر دل اور دین دار عورت جو ایمان میں خاوند کی مدد کرتی ہو۔"

گویا کہ دین دار عورت کو سونے اور چاندی کے اکٹھا کرنے سے زیادہ افضل قرار دیا گیا ہے۔ تقویٰ کو اختیار کرنے کے بعد سب سے بہترین چیز دین دار عورت کا ہونا ہے جیسا کہ فرمایا گیا:

ما استفاد المومن بعد تقوىٰ الله خير اله من زوجة صالحه.[43]

اللہ کے ڈر کے بعد ایمان والے کے لیے سب سے بہتر چیز نیک بیوی کا ہونا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الدنيا متاع، وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة.[44]

"دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔"

دین دار عورت اپنے خاوند کے مال، عزّت اور سب سے بڑھ کر رازوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے۔ وہ جگہ جگہ خاوند کی برائیوں اور کمی وکوتاہیوں کا چرچا نہیں کرتی۔ گھروں کی بے سکونی کا سبب یہی باتیں بنتی ہیں۔ نیک صالحہ خاتون خاوند کے حقوق کو احسن انداز میں سرانجام دینے کی کوشش کرتی ہے۔ دین دار خاتون اپنی دینی بصیرت کے سبب اپنے خاوند کو راضی رکھنے میں کسی حد تک کامیاب ہو جاتی ہے۔ سروے اور مشاہدے سے یہ بات معلوم ہوئی اگر زوجین کو گھر میں سکون میسر ہو تو وہ اپنی زندگی کے معاملات کو بہتر انداز میں سرانجام دیتے ہیں۔

نکاح ثانی کے مزید اسباب میں نیشنلٹی کا حصول، خاندانی اور قبائلی روایات کے مطابق نکاح ثانی کرنا اور عورت کے مزاج سے اکتاہٹ جیسے نکات بھی سامنے آئے ہیں۔

---

42 ۔ **الترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، **الجامع**، ابواب التفسیر القرآن، باب من سورۃ التوبۃ (الریاض: دارالسلام، 1999)، حدیث: 3094

43 ۔ **ابن ماجہ**، کتاب النکاح، باب فضل النساء، حدیث: 1857

44 ۔ **المسلم**، کتاب الرضاع، حدیث: 3649

خلاصہ بحث:

آخر میں یہ بات کہ کیا مرد کسی مجبوری، ضرورت، یالازمی طور پر پہلی زوجہ میں کوئی نقص یا اس کے سر کوئی الزام لگا کر ہی دوسرا، تیسرا یا چوتھا نکاح کر سکتا ہے؟ یا ویسے بھی ایک سے زائد نکاح کر سکتا ہے؟ تو اس کا جواب عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز نے یہ دیا ہے کہ:

"طابَ: يعنى: ماشئتم وما استحسنتم، فله يتزوج ولومن دون اسباب، لان هذا ينفعه فى كل حال، لان كبح الشهوة والقيام بما يعين على كبح العزيزة الجنسية وكثرة الاولاد هذا مطلوب، فقد يتزوج لطلب الاولاد، وقد يتزوج لمزيد البعد عن اسباب الفتنة.[45]"

"طاب کا معنٰی ہے جو تم چاہو یا جو تمہیں اچھا لگے۔ پس مرد بغیر کسی سبب کے بھی ایک سے زائد شادیاں کر سکتا ہے کیوں کہ ہر حالت میں ہی اس کا فائدہ ہے۔ جیسا کہ خواہش کو کنٹرول کرنا اور اسی طرح کے اور اسباب جو کہ جنسی جذبے پر قابو پانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ یہی اس سے مطلوب ہے تو جس نے اولاد کی طلب کے لیے نکاح کیا تو اس نے فتنے کے اسباب کو اپنے سے اور زیادہ دور رکھنا چاہا۔"

ایک سے زائد نکاح کرنا معاشرے کے لیے بے شمار عائلی وازدواجی مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ اگر معاشرے میں نکاح ثانی کو معیوب سمجھا جائے گا تو بہت سے مرد اور عورتیں غیر شرعی اور غیر اخلاقی کاموں کے مرتکب ہوں گے۔ شریعت یہ مطالبہ ہر مرد سے نہیں کرتی کہ لازمی وہ نکاحِ ثانی کرے یا نکاح ثانی کوئی کر نہیں سکتا۔ بلکہ شریعت میانہ روی کا درس دیتی ہے۔ پس ایک سے زائد نکاح بغیر کسی مجبوری کے شریعت کی حدود و قیود کو سامنے رکھ کر کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

---

[45] ۔ابن باز، عبد العزیز بن عبد اللہ، **اظہار البیان عن محاسن تعدد الزوجات** (مصر: دار الاستقامہ، 2005ء)، 5